خطاب
امام حرم مکی فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر حسین بن عبدالعزیز
آل الشیخ ﷾

دفاعِ حرمین
اور امت مسلمہ کا کردار

مترجم
شفقت احمد مغلم
نظرثانی
حافظ عبدالحمید ازہر ﷾

حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد!

مسلمانو! میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی اور اطاعتِ الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی ومصیبت سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اور ہر مشکل کو آسانی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ متقی شخص کے لیے فتح، غلبہ، اپنی تائید اور برتری مقدر کر دیتا ہے۔

اے مسلمانو! بہت ہی دکھ کی بات ہے کہ ساری دنیا نے پیارے یمن کے بدلتے حالات کا مشاہدہ کیا، جس یمن اور کتاب وسنت پر گامزن اہل یمن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے توصیفی کلمات کہے اور فرمایا: ''ایمان یمنی ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے۔'' [صحیح بخاری]

بہت ہی پریشان کن حالات میں سنگین تبدیلیوں کا پیارے یمن میں مسلمانوں نے مشاہدہ کیا اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ باغیوں نے منتخب قیادت کا تختہ الٹ دیا اور اہل علاقہ پر دست درازی کی، جس کی وجہ سے گھر بار تباہ ہوئے اور امن وامان تار تار ہو گیا، پرامن لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا، بلکہ ظلم زیادتی کا یہ بازار پورے خطے کے امن کے لیے کھلا خطرہ بن گیا، ملکِ حرمین شریفین اور یہاں کے لوگوں کے لیے اس کے خطرات نہایت خاص نوعیت کے تھے۔ دانشمندی اور حکمت پر مبنی رائے شماری بھی ہوئی کہ یمن میں اتحاد اور پائیدار امن و استحکام، پرامن طریقوں اور بات چیت کے ذریعے سے قائم ہو سکے، اس کے لیے خلیج عرب کی ریاستوں کی جانب سے کی جانے والی کوششیں بھی قابلِ ذکر ہیں۔ لیکن معاملہ مزید سنگین ہوتا گیا، حالات اتنے بگڑ گئے کہ یمن میں امن وامان کلی طور پر تہ وبالا ہو کر رہ گیا، جس کی وجہ سے جبراً وقہراً ملکی قیادت منظر سے غائب کر دی گئی، اور حالات مسلمانوں کے علاقے میں اتنے تشویش ناک اور ہولناک ہو گئے کہ وہ یمن، اہل یمن اور پڑوسی ممالک کے لیے خطرے کی گھنٹی بجانے لگے۔

اہل یمن کو ظلم وزیادتی اور ملکی قیادت کو مسلسل دشواری کا سامنا تھا، پھر دانشمندانہ طور پر آگاہ کیا گیا کہ اب تو یمن ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، اور یمن میں امن وامان معدوم اور خانہ جنگی شروع ہونے والی ہے،

جس سے ملک وقوم کو نقصان ہوگا اور پڑوسی ممالک بھی متاثر ہونگے۔

اسلامی بھائیو! اس وقت نازک ترین حالات، اور مشکل ترین صورتحال کا بہت سے مسلم ممالک کو سامنا ہے، یہ کسی طور پر بھی دینِ حنیف اور بلند اخلاقی اقدار کیساتھ مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ حالات غرور، لالچ اور عارضی مفاد کے تحت پیدا کیے گئے، انہی مذموم مقاصد کی وجہ سے ایسے گھناؤنے ایجنڈوں کی آبیاری ہوتی ہے جو مسلم معاشرے کو تہس نہس کر دیں۔ ان ایجنڈوں کی ہمارے عقائد سے کھلی دشمنی ہے۔ انہی کی وجہ سے ہمارے علاقوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایسے ہولناک حالات پیدا کر کے ہمارے وسائل واسباب کو لوٹا جارہا ہے۔

چنانچہ ان حالات و واقعات کے تحت ہمارے حکمرانوں نے کندھوں پر پڑی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ایسے ضروری اسباب اپنائے ہیں جو اللہ کے حکم سے ملک وقوم کی حفاظت کے ضامن تھے، یہ اقدامات مسلم حکمرانوں پر عائد ذمہ داری میں شامل ہیں تا کہ وہ مسلم معاشروں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور علاقائی و عالمی امن وامان اور سلامتی کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکیں اور دشمنان اسلام کی منصوبہ بندیوں کو ناکام بنائیں، کیونکہ دشمن اپنے منصوبوں کے ذریعے پورے علاقے میں تباہی کا طوفان اٹھانا چاہتا ہے۔

جب پر امن طریقے سے مسئلہ حل نہ ہوسکا، سیاسی بات چیت بھی کارگر نہ ہوئی اور یمن کی آئینی قیادت اور حکومت نے اپنے برادر اسلامی ممالک سے یمنی قوم کیساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا مطالبہ کیا، تا کہ یمن کو پر خطر اور پر پیچ حالات سے بچایا جائے جو تمام مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔

پھر پوری امت مسلمہ کو سنگین نتائج اور ان پر خطر حالات سے بچانے کے لیے اسلامی ممالک نے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی قیادت میں یمنی حکومت اور یمنی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا، تا کہ مسئلہ کا معقول اور پائیدار حل تلاش کیا جائے جس سے بدامنی کا قلع قمع اور اس غدارانہ انقلاب کا سد باب ہو۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ١٠] ''بیشک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر مبنی ہے کہ ''اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور اسے تنہا نہیں چھوڑتا ہے۔'' [صحیح بخاری وصحیح مسلم]

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اپنے بھائی کو تنہا نہیں چھوڑتا کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے مظلوم بھائی کو ظالم کے رحم وکرم پر تنہا نہیں چھوڑتا، بلکہ اپنے مظلوم بھائی کی مدد کر کے اس کا بھرپور دفاع کرتا ہے، یہ درجہ کسی

مسلمان کو تکلیف نہ دینے سے بڑا ہے۔ بلکہ اللہ تعالی نے زیادتی کرنے والے کا ہاتھ پکڑنے اور مظلوم کی مدد کرنے کو واجب قرار دیا، اور فرمایا: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾[التوبۃ: ۷۱]

''مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔''

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ تو ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اسکی مدد کروں یہ تو سمجھ میں آ گیا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو پھر اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔[صحیح بخاری] باہمی تعاون اخوت کا بنیادی حق اور اس کا عملی تقاضا ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے حکم دیتے ہوئے فرمایا: ﴿فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ﴾[الحجرات: ۹]

''اگر (مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے) ایک دوسری پر زیادتی کرے تو باغی جماعت سے دو ہاتھ کرو، حتی کہ باغی جماعت اللہ کے حکم کے تابع ہو جائے۔'' اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عدل کی خوبصورت ترین شکل مظلوم کی مدد ہے۔ اسی طرح زین العابدین رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: یا اللہ! میں تجھ سے ایسے مظلوم کے بارے میں معافی چاہتا ہوں جس پر میرے سامنے ظلم ہو لیکن اس کی مدد نہ کرسکوں! اگرچہ مظلوم شخص غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، مظلوموں کی مدد اور زیادتی کا شکار لوگوں کیساتھ تعاون کرنا بنیادی اسلامی اصول ہے، چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسلم حکمران پر لازمی ہے کہ اہل ذمہ کا تحفظ یقینی بنائے اور انہیں ظلم و زیادتی کرنے والے مسلمانوں اور کفار سے محفوظ رکھے!۔ پوری امت پر ضروری ہے کہ زیادتی کرنے والوں کو روکیں اور مسلم ممالک کے امن وامان اور استحکام کو مخدوش کرنے والوں کی پیش قدمی کے سامنے بند باندھیں، تا کہ لوگوں کو دین و دنیا کے بارے میں مکمل امن حاصل ہو؛ کیونکہ یہ بھی اس دین کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ: ''کوئی بھی شخص کسی مسلمان کا ساتھ ایسی جگہ چھوڑ دے جہاں اس کی ہتک عزت کی جا رہی تھی، اور اسے بے آبرو کیا جا رہا تھا، تو اللہ تعالی اسے ایسی جگہ بے یار و مددگار چھوڑے گا جہاں اسے مدد کی ضرورت ہوگی۔'' امام احمد رحمہ اللہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آج امت اسلامیہ کو موجودہ صورت حال میں بہت سے بیرونی حملوں کا سامنا ہے، جو کہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے سب سے خطرناک حملہ یہ ہے کہ کسی بھی ملک کو اندر سے کھوکھلا کیا جائے، یوں کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو مارنے لگیں، اگر پوری قوم وملت ان دخل اندازیوں کے سامنے سینہ

سپر ہوکر کھڑی نہ ہوگی، تو مسلم ممالک ان کے سامنے لقمہ تر بن کر رہ جائیں گے، جو یکے بعد دیگرے ایک ایک کر کے اس آگ کا نشانہ بنتے جائیں گے۔

حقیقت میں مکار دشمنوں کی منصوبہ بندی ہی یہی ہے، لہٰذا حکمران و رعایا سمیت اس کے سامنے پوری قوت و طاقت کیساتھ کھڑا ہونا ضروری ہے، تاکہ امت اور مسلم معاشرے ہمہ قسم کے نقصانات اور خطرات سے محفوظ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾[النسآء:۷۱] ''اے ایمان والو! اپنا دفاعی (ساز و سامان) ہاتھوں میں رکھو۔'' اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ﴾[الانفال: ۶۰] ''اور جہاں تک ممکن ہو ان کے مقابلے کے لیے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دیگر دشمنوں کو خوفزدہ کرسکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ انہیں جانتا ہے۔'' یہ فیصلے، اقدامات اور فوجی مداخلت اس وقت عمل میں لائی گئی، جب پر امن طریقے سے مسئلے کے حل کا ہر راستہ بند ہو گیا، بلکہ باغیوں کی طرف سے کسی بھی بات کو سننے سے یکسر انکار کر دیا گیا، مزید برآں وہ ایسے اقدامات پر اتر آئے جس سے یمن اور پڑوسی ممالک سمیت سب پر خطرات منڈلانے لگے، اس وقت اہل حل وعقد اور ذمہ داران کے پاس ایک ہی حل بچا جو ابو تمام نے ذکر کیا ہے:

جب شر بالکل واضح ہو گیا اور ان کی جارحیت عریاں ہو کر سامنے آ گئی، اور فیصلہ کن اقدام کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تو ہم نے ان سے حساب چکانے کا فیصلہ کیا۔

آج تمام مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ تفرقہ، اختلاف اور اپنی صفوں میں دراڑیں پیدا کرنے سے دور ہو جائیں اور مسلمانوں کے بارے میں کی جانے والی منصوبہ بندیوں سے بچیں۔ یہ منصوبہ بندیاں صرف مسلمانوں میں اختلافات، ان کے عقائد سے متعلق زبان درازی، مسلم اسباب و وسائل پر قبضہ اور مسلم علاقوں و معاشروں سے امن و امان ناپید کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔

مسلمانوں میں ان منصوبوں کیخلاف بیداری اسی وقت پیدا ہوگی جب تک باہمی تصادم اور ٹکراؤ کے اسباب ختم نہیں ہونگے۔ ساتھ میں ایسی فضا مہیا کرنا ضروری ہے جس کا مقصد اتحاد و اتفاق اور قومی مفاد کو ترجیح دینا ہو، اسی طرح دینی و ملّی مفادات کے سامنے ذاتی مفادات کی قربانی کا جذبہ پیدا ہو، ان تمام امور کا بنیادی مقصد یہ ہو کہ سب سے پہلے دین کی خدمت اور پھر اس کے بعد ملک و وطن کے امن و امان کے استحکام کے لیے

کوشش کی جائے، وگرنہ ہماری صورت حال کسی شاعر کے مطابق یوں ہوگی: میں نے تمہیں یقینی بات کا حکم دیا تو تم نے میری بات نہ مانی، اب تمہارے پاس حکمرانی نہیں رہی، تو نادم ہو رہے ہو! تمام حکومتوں اور دانشوروں پر لازم ہے کہ امت کے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں ان کی ایک متفقہ پر عزم رائے ہو، تاکہ ان سے شرعی مقاصد اور دنیاوی اہداف حاصل کیے جائیں اور دشمنوں کو اپنے شریر و مذموم اہداف حاصل کرنے کا موقع ہی نہ ملے، کیونکہ جب مصیبت آتی ہے تو سب پر آتی ہے، لیکن جب خیر آئے تو عموماً مخصوص لوگوں تک محدود ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خود سے تباہ ہونے والے ہی کو تباہ فرماتا ہے۔

اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لیے آگہی مہم چلائیں، اور انہیں درست تعلیمات سے بہرہ ور کریں، تاکہ حکمران و رعایا کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہو۔ اسی طرح پرفتن اوقات میں انفرادی فتووں سے بالکل گریز کریں، کیونکہ زمینی حقائق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ان سے اچھے اور مثبت نتائج برآمد نہیں ہوتے، چنانچہ اس پہلو پر حکمت اور فہم و فراست سے کام لینا انتہائی ضروری ہے۔

اسی طرح اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ بات چیت اور عملی مظاہرے میں متوقع نتائج کو پیش نظر رکھیں، تاکہ تمام معاملات خوش اسلوبی کیساتھ مکمل ہوں اور اچھے نتائج کا باعث بنیں، کیونکہ مختلف ممالک میں مسلمانوں کو درپیش مسائل پہلے ہی بہت ہیں، جو کہ کسی سے مخفی بھی نہیں ہیں، ان مسائل کی وجہ سے بہت ہی زیادہ نقصانات ہوئے، اور ان نقصانات و تباہی کے اعداد و شمار کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، اسی کے سامنے گڑگڑائیں، دینِ الٰہی پر عمل پیرا ہوں، احکامِ الٰہی کی تعمیل کریں، حدودِ الٰہی سے تجاوز نہ کریں، گناہوں میں ملوّث نہ رہیں؛ کیونکہ کسی بھی فتنے سے بچاؤ اور بحران سے نکلنے کا یہی واحد راستہ ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے ﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ﴾ [الذّٰریٰت: ۵۰] ''اللہ کی طرف دوڑو۔'' اسی طرح فرمایا: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [الانعام: ۸۲] ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم یعنی شرک کی آمیزش نہیں کی، صرف انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' اور ایک جگہ فرمایا: ﴿تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ۳۱] ''اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ تم ہی فلاح پاؤ۔''

مایوس کن فتنے، مختلف مصائب، بڑے بڑے سنگین مسائل اور مہلک بیماریاں لوگوں کے گناہوں، شرعی

مخالفتوں اور سنت محمدیہ سے ہٹنے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ (الشوریٰ: ۳۰] ''تمہیں کچھ بھی مصیبت پہنچے تو وہ تمہارے اپنے شامتِ اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے۔'' اسی طرح فرمایا: ﴿اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [آل عمران: ۱۶۵] ''بھلا جب (احد کے دن) تم پر مصیبت آئی تو تم چلا اٹھے کہ ''یہ کہاں سے آ گئی؟ " حالانکہ اس سے دوگنا صدمہ تم کافروں کو پہنچا چکے ہو؟ آپ ان مسلمانوں سے کہہ دیں کہ: یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے ''بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

علمائے یمن، حکمران، سیاستدان اور عوام الناس پر لازمی ہے کہ باہمی اتحاد و اتفاق قائم کریں، تا کہ سنگین خطرات اور بھیانک نقصانات سے اپنے دین وعقیدے اور خطے کی کامیابی کیساتھ حفاظت کر سکیں، وگرنہ ان خطرات کا دین و دنیا میں یکساں نقصان ہوگا، ان کے لیے ضروری ہے کہ ہر قسم کی مکاری وعیاری پر مشتمل کسی بھی منصوبہ بندی کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران: ۱۰۳] ''سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور تفرقہ نہ ڈالو۔'' اسی طرح فرمایا: ﴿وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الانفال: ۴۶] ''آپس میں تنازعات مت کھڑے کرو ورنہ ناکام ہو جاؤ گے، اور تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی، لہٰذا (اتحاد کیساتھ) ڈٹے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔''

تمام لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے علاقوں اور اسباب و وسائل کی حفاظت کریں، اپنی قوم، معاشرے، اور قومی دھارے کا تحفظ یقینی بنائیں، یمن کے سپوتوں پر لازم ہے کہ خواہشات یا شیطان کی بات مت مانیں اور اسی طرح دنیاوی و شخصی مفادات کے پیچھے مت لگیں ورنہ اپنا ملک گنوا بیٹھو گے، اور یہی سب سے بڑی خیانت ہوگی، جو سنگین جرم بھی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [الانفال: ۲۷] ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم جانتے ہو۔''

دوسرا خطبہ: حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد: مسلمانو! اس ملک میں رہنے والوں پر اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں، ان میں سے ایک نعمت اس ملک کی قیادت ہے جو کہ نفاذِ شریعت کے اعتبار سے بالکل منفرد ہے، اس قیادت کی پوری جدوجہد اس ملک کے امن وامان کے استحکام کے لیے ہے، یہ ملک حرمین شریفین کی سرزمین ہے، یہی ملک سرزمین رسالت ہے، بلکہ یہ روئے زمین پر موجود ہر مسلمان کا اپنا ملک ہے، اس ملک کا امن ہر مسلمان کو اپنی

جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمارے قائد خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کی مدد فرمائے، جنکی ذمہ دارانہ زندگی حکمت اور دانشمندی سے بھر پور ہے۔ وہ اتحاد امت کے لیے اپنی سیاسی سرگرمیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دیتے، ان کی پوری کوشش ہے کہ امت اسلامیہ کا امن وامان مخدوش نہ ہو، پوری امت راحت واستحکام کیساتھ زندگی گزارے۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے، خادمِ حرمین شریفین کا یہ اقدام ایک ٹھوس تاریخی اقدام ہے، جو سنہرے لفظوں کیساتھ تاریخ میں لکھا جائے گا، اُنھوں نے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف بنائی جانے والی منصوبہ بندیوں پر یہ قدم اٹھایا۔ ابوتمام نے اسی قسم کے اقدامات کے بارے میں کہا تھا: یہ ایک بہت بڑی فتح ہوگی جسے بیان کرنے کے لیے شعروں کا قصیدہ یا نثری خطبہ ناکافی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے اور انہیں مزید کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ ان کی مکمل معاونت فرمائے، انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے، ولی عہد اور نائب ولی عہد کی بھی حفاظت فرمائے۔ اس ملک کے تمام افراد یہ جان لیں کہ قرآن وحدیث کی نصوص اور مقاصد شریعت پر عمل پیرا ہوں، تاکہ مفادِ عامہ کا تحفظ ممکن ہو اور کم سے کم نقصانات کا خدشہ بھی باقی نہ رہے، ملک حرمین شریفین کے تحفظ، اور اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت یقینی بنائی جائے، نیز عالمی امن وامان کے تناظر میں اس خطے کے حکمرانوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات کو سراہا جائے، ان کا یہ موقف سب کی طرف سے تائید کا مستحق بھی ہے، تاکہ سب کے سب مسلمان ان باغیوں کے شر سے محفوظ رہیں، اور ان کی بے پناہ منصوبہ بندیوں سے تحفظ مل سکے۔

اللہ تعالیٰ ان کی تمام منصوبہ بندیوں کو غارت فرمائے اور مکر کرنے والوں کیساتھ مکر فرمائے، اس ملک کے تمام افراد پر لازمی ہے کہ وہ اپنے قائدین کیساتھ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کی صحیح سمت کی جانب رہنمائی کریں، اور نوجوان اپنے قائدین کے ساتھ رہیں، تاکہ امن و امان قائم رہے اور خطرات ٹل جائیں۔

یا اللہ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! شام کے مسلمانوں سے فتنے اور مصیبتیں دور فرما دے، یا اللہ! عراق میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! تیونس میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! مصر میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! انہیں اپنی خصوصی حفاظت میں محفوظ فرما، یا اللہ! لیبیا اور یمن میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! مسلمانوں کی ساری دنیا میں حفاظت فرما، یاذ الجلال والاکرام! بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور